ڈاکٹر اسرار احمد

کے

طوفانی دوروں کی تین مثالیں

(۱)

شش ماہی رپورٹ

حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کراچی

جنوری ۷۲ء تا جون ۷۲ء

مرتبہ: شیخ جمیل الرحمٰن ۔ معتمد عمومی ۔

حلقہ مطالعہ قرآن کراچی کے لئے جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار اور اس سے ماقبل تین یوم کے لیے کراچی تشریف لانے کی منظوری دی تھی ۔ چنانچہ ۳۱ر دسمبر ۷۱ء کو جمعۃ المبارک سے اس مبارک کام کا کراچی میں آغاز ہوا ۔ خطبہ جمعہ ڈاکٹر صاحب موصوف جامع مسجد کورٹ روڈ میں دیتے ہیں ۔ یہ مسجد شہر کے قلب میں واقع ہے ۔ اس میں تقریباً سات آٹھ سو حضرات نماز جمعہ ادا کرتے ہیں ۔ خواتین کے لئے بھی نماز جمعہ کی ادائیگی کا اس مسجد میں مستقل انتظام ہوتا ہے ۔ خطبہ کے لیے ۴۵ منٹ کا وقت مقرر ہے ۔ ڈاکٹر صاحب کی آمد کے موقع پہ نمازیوں میں کافی اضافہ ہوتا ہے ۔ چنانچہ مئی اور جون کے پہلے جمعوں میں حاضری کا محتاط اندازہ ہزار کے لگ بھگ ہے ۔ اس مسجد میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو خطبات دیئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

۳۱ر دسمبر ۷۱ء	خطبہ جمعہ کی اہمیت
۴ر فروری ۷۲ء	مسلمانوں پہ قرآن مجید کے حقوق
۳ر مارچ ۷۲ء	سورہ واللیل کے مضامین کی تشریح و تفسیر
۳۱ر مارچ ۷۲ء	سورہ الاعلیٰ کے " " " " (نامکمل)

۵ رمئی ۱۹۷۲ء سورۂ ھمزہ " " " " " "
۲ رجون ۱۹۷۲ء سورہ الاعلیٰ کے بقیہ حصّہ کی تکمیل

درس قرآن کا آغاز یکم جنوری ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عشاء ریاض مسجد دہلی مرکنٹائل ہاؤسنگ سوسائٹی شہید ملت روڈ پہ ہوا۔ اس ہاؤسنگ سوسائٹی اور گردو پیش کی دیگر سوسائٹیز میں زیادہ تر تاجروں اور صنعت کاروں کی آبادی ہے۔ نیز وہ لوگ آباد ہیں جو تجارتی اور صنعتی اداروں میں اونچے مناصب پہ فائز ہیں۔ درس قرآن میں شریک ہونے والوں کا اوسط تقریباً ستر اسّی افراد رہا ہے۔ اہل علاقہ کے علاوہ بعض حضرات دور دراز کے مقامات سے بھی اس درس میں شریک ہوتے ہیں۔ اس مسجد میں ڈاکٹر صاحب کے حسب ذیل درس ہوئے ہیں :-

یکم جنوری ۱۹۷۲ء ہفتہ بعد نماز عشاء سورۂ حج کا آخری رکوع
۵ رفروری ۱۹۷۲ء " " " " سورہ والعصر
۴ رمارچ ۱۹۷۲ء " " " " سورہ حٰم سجدہ کی آیات از ۳۰ تا ۳۵
یکم اپریل ۱۹۷۲ء " " " " سورہ نور کا رکوع ۵
۷ رمئی ۱۹۷۲ء اتوار " " " سورہ قیامہ مکمل

۳ رجون ۱۹۷۲ء ہفتہ کو بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے درس نہ ہو سکا۔ مزید براں جولائی ۷۲ء سے اس مسجد میں درس جمعیت الفلاح ہال کے درس کے باعث بند کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

مسجد باب الاسلام آرام باغ شہر کے وسط میں ماشاء اللہ ایک وسیع جامع مسجد ہے۔ اس مسجد میں ۴ رفروری ۱۹۷۲ء جمعہ کی شب سے درس قرآن کا آغاز ہوا۔ بفضل تعالیٰ ہر درس میں حاضرین کی تعداد میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے جو اب دو سو افراد سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ اس درس میں بھی لوگ دور دور سے شریک ہوتے ہیں۔ اس مسجد میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے اب تک حسب ذیل درس ہوئے ہیں :-

۴ رفروری ۱۹۷۲ء جمعہ بعد نماز عشاء سورہ حٰم سجدہ کی آیات از ۳۰ تا ۳۵
۳ رمارچ ۱۹۷۲ء " " " " سورہ صف مکمل
۳۱ رمارچ ۱۹۷۲ء " " " " سورہ جمعہ "
۵ رمئی ۱۹۷۲ء " " " " سورہ عنکبوت کا پہلا رکوع
۲ رجون ۱۹۷۲ء " " " " سورہ مومنون کا پہلا رکوع

عزیز آباد اور دستگیر کالونی متوسط طبقہ کی آبادیاں ہیں۔ ان میں اور ان سے ملحق بستیوں میں متوسط

درجہ کے تاجر، صنعت کار اور ملازمت پیشہ حضرات کی رہائش ہے۔ اکثریت تعلیم یافتہ حضرات کی ہے۔ محمدی مسجد، عزیز آباد اور دستگیر کالونی کے اتصال پر واقع ہے۔ اس مسجد میں پہلا اجتماع ۳ر فروری جمعرات کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا جس میں سورہ حجرات کی آیات ۱۴ تا ۱۸ کا درس ہوا۔ دوسرا اجتماع ۴ر مارچ ہفتہ بعد نماز عصر منعقد ہوا جس میں سورہ حج کے آخری رکوع کا درس ہوا۔ ان دونوں اجتماعات میں شرکاء کی اوسط تقریباً پچاس رہی جو کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں تھی، لہٰذا اپریل ۷۷ء سے یہ اجتماع بند کرنے کا ارادہ تھا۔ لیکن بعض مقامی حضرات نے جو ڈاکٹر صاحب کی دعوت سے کافی متاثر تھے، اصرار کیا کہ ان کو ایک مزید موقع دیا جائے۔ چنانچہ تیسرا اجتماع ۳۰ر مارچ ۷۷ء جمعرات کو بعد نماز عشاء ایک رفیق کارکن کے مکان پر رکھا گیا۔ جس میں شرکاء کی تعداد اسّی سے بھی متجاوز تھی اور اکثریت اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی تھی۔ چوتھا اجتماع ۷ر مئی کو بروز ہفتہ بعد نماز عشاء اور پانچواں اجتماع یکم جون کو بروز جمعرات بعد نماز عشاء اسی مقام پر منعقد ہوئے ان دونوں اجتماعات میں شرکاء کی تعداد سوا سو کے لگ بھگ تھی۔ چوتھے اجتماع میں درس قرآن کے بجائے ڈاکٹر صاحب نے "حقیقت ایمان" کے موضوع پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ خطاب فرمایا اور پانچویں اجتماع میں سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات از ۱۹۰ تا ۱۹۵ کا درس ہوا۔ ان اجتماعات میں خواتین بھی شریک تھیں۔

کراچی کا مرکزی اجتماع ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو رباط العلوم الاسلامیہ لائبریری میں صبح ۹½ بجے ہوتا ہے۔ یہ لائبریری ہاؤسنگ سوسائٹیز کے علاقہ میں عالمگیر روڈ پر ایک مینار مسجد کے نزدیک واقع ہے۔ اس علاقہ میں ذرائع آمد و رفت کی بڑی تکلیف ہے۔ لیکن اس کے باوجود کراچی کے مختلف اطراف سے اجتماع میں شرکت کیلئے لوگ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ تشریف لاتے ہیں۔ خواتین کے لیے بھی نشست کا علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ بفضل تعالیٰ اب حاضری ڈیڑھ سو افراد سے بھی تجاوز کر رہی ہے۔ اس مرکزی اجتماع کا آغاز ۲ر جنوری ۷۷ء بروز اتوار ہوا تھا۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر صاحب کا درس عموماً ڈیڑھ، پونے دو گھنٹے کا ہوتا ہے۔ حاضرین بڑے انہماک سے پورے درس سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر صاحب نے حسب ذیل موضوعات پر خطاب فرمایا ہے:

۲ر جنوری ۷۷ء اتوار صبح دس بجے — خطاب۔ جس میں حالات ملکی کا پس منظر اور پیش منظر بیان کیا گیا اور دعوت رجوع الی القرآن کی ضرورت و اہمیت واضح کی گئی۔

۶ر فروری ۷۷ء اتوار صبح دس بجے — خطاب۔ جس میں سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۷ "آیت البر" کے مطالب بیان کئے گئے۔

۵ / مارچ ۷۶ء 〃 〃 〃 〃 〃 جس میں سورہ لقمان کے رکوع ۲ کی تفسیر و تشریح بیان ہوئی۔

۲ / اپریل ۷۶ء 〃 〃 〃 〃 〃 سورۂ آل عمران کی آیات ۱۹۰ تا ۱۹۵ کی روشنی
میں حقیقت ایمان پر روشنی ڈالی گئی۔

۷ / مئی ۷۶ء 〃 〃 ۹ بجے 〃 〃 سورہ تغابن مکمل بیان ہوئی۔

۴ / جون ۷۶ء 〃 〃 〃 〃 〃 سورہ حجرات مکمل کا درس ہوا۔

کراچی ایک نہایت وسیع شہر ہے، متعدد مقامات سے مسلسل و پیہم تقاضے آتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کی آمد پر ان کے علاقوں میں بھی خطاب اور درس قرآن کے پروگرام رکھے جائیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب چونکہ گنتی کے دن کراچی کے لیے نکالتے ہیں اور ان میں بھی بعض دن تو دو دو پروگرام ہوتے ہیں اس لیے پروگراموں میں اضافہ ممکن نہیں۔ البتہ اکثر احباب کی اس تجویز کے پیش نظر کہ رباط العلوم الاسلامیہ کی طرز کا ایک اجتماع شہر کے وسط میں کسی ہال میں رکھا جائے، ماہ جون ۷۶ء سے جمعیت الفلاح ہال میں ایک اجتماع کا آغاز ہو گیا ہے۔ جمعیت الفلاح کی عمارت شہر کے تقریباً وسط میں واقع ہے۔ شہر کے تمام اطراف کے لیے یہاں سواری آسانی سے مل جاتی ہے۔ صدر میں ریگل بس سٹاپ ایک مشہور اور مرکزی بس سٹاپ ہے۔ جمعیت الفلاح اس بس سٹاپ سے نصف فرلانگ پر واقع ہے —— جمعیت الفلاح میں پہلا اجتماع ۴ / جون ۷۶ء بروز اتوار بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ شرکاء کی تعداد دو سو کے لگ بھگ تھی۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر صاحب نے "حیات طیبہ" پر تقریر کی اور از روئے قرآن حکیم بعثت نبوی کے مقصد کی تکمیل کے مراحل اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں کے ذیلی عنوانات پر اظہار خیال فرمایا۔ آئندہ یعنی ماہ جولائی سے جمعیت الفلاح میں ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار سے ماقبل ہفتہ کے روز بعد نماز مغرب درس قرآن ہوا کریگا۔ اس اجتماع کی وجہ سے ریاض مسجد کا درس بند ہو جائیگا جو ہفتہ کی شب کو ہوا کرتا تھا۔ البتہ رباط العلوم الاسلامیہ کا درس اتوار کو علیٰ حالہٖ جاری رہیگا جو اسی علاقہ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ انشاء اللہ جمعیت الفلاح ہال کا اجتماع بہت جلد حاضری کے لحاظ سے دیگر تمام اجتماعات سے بازی لے جائیگا۔

ان مستقل اجتماعات کے علاوہ جناب ڈاکٹر صاحب کے حسب ذیل دو خطابات بھی ہوئے :- ۲ / مارچ ۷۶ء کو ڈاکٹر صاحب نے یونین کلب سراج الدولہ روڈ پر بعد نماز عشاء "تہذیب حاضر کے فکری رجحانات اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ حاضری ستر افراد سے زائد تھی، جس میں اعلیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی اکثریت تھی۔ یہ ایک خالص علمی تقریر تھی جو بہت پسند کی گئی —— یکم اپریل کو جامع مسجد نیو ٹاؤن میں جامعہ اسلامیہ عربیہ کے دارالحدیث کے وسیع ہال میں جامعہ کے طلبہ اور اساتذہ کرام کو خطاب کیا۔ اس اجتماع کی صدارت جناب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ نے فرمائی۔ اس خطاب میں علماء کرام اور دینی طلباء کو ملت کے ذہین و فہیم طبقہ میں دعوت تجدید ایمان اور رجوع الی القرآن کی ضرورت و اہمیت کی طرف متوجہ کرایا گیا۔ بحمد اللہ ڈاکٹر صاحب کی تقریر کو کافی پسند کیا گیا اور ان کے خیالات سے

بالعموم اتفاق کیا گیا۔

ڈاکٹر صاحب کے خطبات اور دروس جو کہ قرآن اکیڈمی کراچی میں ٹیپ کر لیے جاتے ہیں اور انہیں مختلف مقامات پر لوگوں کو جمع کر کے سنایا جاتا ہے۔ ان ٹیپ کے ذریعے دعوتی کام میں بڑی مدد مل رہی ہے۔ ایک صاحب خطبات جمعہ کے ٹیپ منتقل کر کے اپنے ٹیپ امریکہ لے گئے ہیں تاکہ وہاں مستقل طور پر ٹیپ کے ذریعے خطبات سنانے کا مستقل انتظام کیا جائے۔ مختلف حلقوں سے بعض حضرات اپنے ٹیپ ریکارڈز کے ذریعے خطبات اور درس ہائے قرآن ٹیپ میں منتقل کر رہے ہیں تاکہ اپنے اپنے حلقوں میں ٹیپ کے ذریعے دعوت رجوع الی القرآن کا آغاز کیا جا سکے۔ حیدرآباد بھی چار ٹیپ جا چکے ہیں۔ وہاں ان ٹیپ (TAPES) کو مختلف مقامات پر سنانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ لوگ کافی دلچسپی کے ساتھ ٹیپ کے ذریعے درس ہائے قرآن اور خطبات جمعہ سننے کیلئے جمع ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا مزید فضل یہ ہے کہ کراچی کے سفر کی وجہ سے ماہ مارچ ۷۷ء سے صادق آباد، رحیم یار خان، اور سکھر میں، نیز ماہ مئی ۷۷ء سے ملتان میں بھی حلقہ ہائے مطالعہ قرآن کا مستقل نظم قائم ہو گیا ہے۔ بعض مقامات پر کراچی سے واپسی میں اس کے لیے وقت دیتے ہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ قرآن فہمی اور تعلیم و تعلّم کی اس تحریک کو کامیاب بنائے اور امت مسلمہ کو توفیق عنایت فرمائے کہ مسلمان تعلیم و دعوت قرآن کے مطابق تطہیر افکار و اذہان اور تعمیر سیرت و کردار کی طرف متوجہ ہوں، تاکہ اس کے ذریعے تواصی بالحق اور تواصی بالصبر کا فریضہ انجام دینے کی امت مسلمہ توفیق حاصل کر سکے اور یہ کام ہمارے لیے آخرت میں رضائے الٰہی اور نجات کے حصول کا سبب بن جائے اور دنیا میں ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اور فلاح و صلاح سے بہرہ مند ہو سکیں۔

آمین یا رب العالمین

(۲)

پشاور میں ڈاکٹر اسرار احمد

کی دعوتِ قرآنی، اور تنظیم اسلامی، کا پہلا عمومی تعارف

(ڈاکٹر صاحب کے دورۂ پشاور: ۲۶ تا ۲۷ دسمبر ۸۱ء کی مختصر روداد)

از قلم: قاضی عبدالقادر

قیم تنظیم اسلامی اور ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

سُنہری مسجد صدر کی مجلس انتظامیہ کی جانب سے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کو ۲۶ و ۲۷ دسمبر کو درسِ قرآنِ حکیم کی دعوت دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں انتظامات میں دوسرے حضرات کے علاوہ ہمارے دوست محمد زبیر صاحب اور مسجد کمیٹی کے کنوینر حبیب الرحمٰن صاحب پیش پیش تھے ان حضرات نے پبلسٹی کا معقول انتظام کیا تھا۔ شہر کی دیواروں پر پوسٹر چسپاں تھے سینکڑوں کی تعداد میں مختلف حضرات کو دعوت نامے جاری کئے گئے تھے۔ مقامی اخبارات میں نہ صرف کئی بار اطلاعات چھپیں بلکہ پشاور کے سب سے بڑے اخبار "مشرق" کے پہلے صفحہ پر دو روز تک اشتہارات بھی شائع ہوئے اس میں مختلف حضرات نے تعاون فرمایا۔ پشاور ریڈیو سے بھی اعلان نشر ہوا۔

۲۶ دسمبر کی صبح راقم الحروف مع تین رفقاء کے بذریعہ کار پشاور پہنچا۔ ڈاکٹر صاحب کو بذریعہ ہوائی جہاز آنا تھا۔ اُن کی فلائٹ لاہور سے پشاور براہ راست نہیں تھی۔ موصوف پہلے لاہور سے راولپنڈی پہنچے لیکن اس فلائٹ کے تاخیر ہو جانے کی وجہ سے پنڈی سے پشاور کی فلائٹ نہ مل سکی چنانچہ موصوف پنڈی سے بذریعہ ویگن پشاور روانہ ہوئے۔ پشاور کے چند احباب نے اٹک کے پل پہنچ کر انہیں ویگن سے اُتار کر کار میں سوار کر لیا اور پشاور لے کر آئے۔

ہمارے قیام کا انتظام ارباب روڈ صدر پہ ریب ڈیپارٹمنٹل اسٹور کے محمد فضل صاحب کے ہاں تھا۔ اُن کی رہائش اسٹور کی اُوپر کی دو منزلوں میں سے ایک منزل انہوں نے ہمارے لئے خالی کر دی تھی۔

سنہری مسجد کا ہال اور دالان دیسے ہی خاصے وسیع ہیں لیکن اس کے صحن میں بھی شامیانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مسجد رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہی تھی مسجد کے گیٹ پر ہمارے رفقاء نے انجمن کے مکتبہ اور نشر القرآن کے کیسٹوں کا اسٹال لگایا ہوا تھا۔

عشاء کی نماز کے فوراً بعد ڈاکٹر صاحب نے سورۃ حج کے آخری رکوع کا درس شروع کیا۔ مسجد کا ہال دالان اور صحن لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ تل دھرنے تک کو جگہ نہ تھی۔ سورۃ حج کے آخری رکوع کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں سینکڑوں کی تعداد میں تقسیم کر دی گئی تھیں تاکہ حاضرین کے سامنے متن رہے۔ حاضری کا محتاط اندازہ تقریباً چار ہزار ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا پشاور کی سرزمین پر یہ پہلا درس تھا اس لحاظ سے یہ حاضری رفقاء کے لئے بہت حوصلہ افزا رہی۔ حاضرین میں سوسائٹی کے ہر طبقہ کے افراد تھے۔ صوبۂ سرحد کے وزیر اطلاعات سید ظفر علی شاہ صاحب اور وفاقی شرعی عدالت کے جناب جسٹس کریم اللہ دُرّانی صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

ظہرانہ حاجی منیر صاحب کے ہاں تھا جن کی صدر میں اسپورٹس کے سامان کی دوکان ہے اور عشائیہ پر میاں احسان الٰہی صاحب نے مدعو کیا تھا۔ موصوف کی یہاں پر لاہور ہارڈ ویر کے نام سے دوکان ہے۔

۲۷ دسمبر کو نماز فجر کے فوراً بعد پشاور یونیورسٹی جا کر ڈاکٹر صاحب نے مولانا محمد اشرف صاحب سے ملاقات کی۔ موصوف ایک ممتاز عالم دین اور پشاور یونیورسٹی میں شعبۂ عربی کے سربراہ ہیں۔ مولانا بہت محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ دیر تک ڈاکٹر صاحب سے گفتگو رہی ہم بغیر اطلاع گئے۔ پھر بھی موصوف نے ہمیں باصرار ناشتہ کرایا۔

آج پشاور اور بیرون پشاور کے بہت سے حضرات ملاقاتوں کے لئے آتے رہے جن میں دیگر حضرات کے علاوہ روزنامہ مشرق پشاور کے مسعود انور شفقی صاحب اور نصیر احمد صدیقی صاحب، انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے پروفیسر جان عالم صدیقی صاحب، مجلس شوریٰ کے نامزد رکن ڈاکٹر محمد یونس صاحب شہر کے ممتاز طبیب اور ڈاکٹر صاحب کے زمانۂ طالب علمی کے ساتھی ڈاکٹر محی الدین صاحب اور ڈاکٹر انور صاحب شامل تھے - بیرون شہر سے آنے والوں میں مردان کے صدر انجمن زمینداران عنایت اللہ صاحب، جمرود کے گورنمنٹ ہائی اسکول کے استاد مظاہری صاحب کوہاٹ کے ڈاکٹر صاحبزادہ صادق نور صاحب اور کرنل ریٹائرڈ سلطان احمد شاہ صاحب شامل تھے - چارسدہ وغیرہ سے بھی کچھ حضرات تشریف لائے ہوئے تھے -

جالندھر سویٹ ہاؤس صدر کے عبداللطیف صاحب کے ہاں ظہرانہ اور صدر کی مشہور دکان MOLACCO کے حاجی بشیر احمد صاحب کے ہاں عشائیہ کا اہتمام تھا۔ عشائیہ میں شہر کے ممتاز حضرات شامل تھے - جن میں ایر وائس مارشل محمد اسلم صاحب، سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کمال شاہ صاحب، ریٹائرڈ جنرل نیازی (مشرقی پاکستان والے نہیں) مجلس شوریٰ کے نامزد رکن سعد علی شاہ اور دیگر حضرات شامل تھے -

عشاء کے بعد سنہری مسجد میں ڈاکٹر صاحب کا درس قرآن حکیم ہوا، آج بھی سورۂ حج کے آخری رکوع کا مطالعہ تھا - آج کل سے زیادہ ہی حاضری تھی - مسجد اپنی وسعت کے باوجود تنگ دامانی کا منظر پیش کر رہی تھی -

مکتبہ اور کیسٹوں کی فروخت بھی الحمد للہ توقع سے کہیں زیادہ رہی - آج مسجد میں ڈاکٹر صاحب نے اعلان فرمادیا تھا کہ درس قرآن حکیم سے دین کے جو مطالبات سامنے آتے ہیں جو حضرات انہیں ادا کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب سے عملی تعاون کرنا چاہتے ہوں وہ دوسرے دن صبح ساڑھے نو بجے قیام گاہ پر تشریف لے آئیں -

۲۸ دسمبر کو صبح ڈاکٹر صاحب ناشتہ پر اپنے زمانہ طالب علمی کے ساتھی

اور شہر کے ممتاز سرجن ڈاکٹر محی الدین صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ ساڑھے آٹھ بجے قبائلی علاقہ کی ترقی کے ادارہ FATA تشریف لے گئے اور وہاں پر سورۃ العصر کا درس دیا۔ ادارہ کے چیرمین عثمان شاہ صاحب نے خیر مقدم کیا۔ ادارہ کے ایک ڈائریکٹر مصباح اللہ زمان صاحب ڈاکٹر صاحب کو لینے اور چھوڑنے آئے۔ درس میں دفتر کے کارکنوں کے علاوہ کچھ قبائلی سرداروں نے بھی شرکت کی۔

رات کے مسجد میں اعلان کے مطابق صبح ساڑھے نو بجے قیام گاہ پر تقریباً ڈھائی سو افراد تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے اُن کے سامنے دین کے تقاضوں کو مزید شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمایا اور عملی تعاون کی راہیں بتائیں مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور، اور تنظیم اسلامی کے مقاصد اور طریق کار بیان فرمائے ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ تقریباً ڈھائی گھنٹہ تک یہ نشست جاری رہی۔ جس کے آخر میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ اب جو حضرات تنظیم اسلامی میں شمولیت کے خواہشمند ہوں وہ ابھی مزید سوچ لیں اور بعد نمازِ عصر تشریف لے آئیں۔ ظہرانہ کا اہتمام ہمارے میزبان محمد افضل صاحب نے کیا تھا جن میں بہت سے دوسرے احباب بھی مدعو تھے۔ افضل صاحب اور ان کے بھائیوں نے یوں بھی ہماری مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ عصر کی نماز کے بعد کچھ حضرات تشریف لائے۔ تنظیم اور انجمن کے بارے میں مزید سوالات کئے گئے جن کے ڈاکٹر صاحب نے جوابات دیئے۔ جس کے بعد ۹ حضرات ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ پر سمع و طاعت اور ہجرت و جہاد کی بیعت کر کے تنظیم اسلامی میں شامل ہو گئے اور اس طرح الحمدللہ پشاور میں تنظیم اسلامی کی داغ بیل پڑ گئی۔

مغرب کے بعد ڈاکٹر صاحب نے تنظیم کے رفقاء کو کچھ ہدایات دیں۔ اور محمد زبیر صاحب کو ناظم مقرر فرمایا۔

رات کو آٹھ بجے کی فلائٹ سے ڈاکٹر صاحب پشاور سے براہ راست لاہور روانہ ہو گئے اور راقم الحروف مع تین ساتھیوں کے بذریعہ کار ساڑھے سات بجے رات کو چل کر صبح چار بجے لاہور پہنچا۔

(۳)

اقتباس از تذکرہ و تبصرہ فروری ۸۲ء

تحریر ڈاکٹر اسرار احمد

دوروں اور تقریروں کے جس طوفان کا ذکر سطورِ بالا میں آیا ہے اس کا آغاز اواخر دسمبر ۸۱ء میں پشاور کے دورے سے ہوا جس کی مختصر روداد برادرم مکرم قاضی عبدالقادر صاحب کے قلم سے اس اشاعت میں شامل ہے — وہاں سے ۲۸ دسمبر کی رات کو واپسی ہوئی، ۲۹ کو راقم نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر 'العادل' کے عنوان سے ریڈیو پاکستان لاہور کے ایک سیمینار میں تقریر کی - ۳۰ کو ایک درسِ قرآن پاکستان ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج میں ساڑھے گیارہ سے ایک بجے تک ہوا - پھر شام کو "حقیقت و مدارج جہاد فی سبیل اللہ" کے موضوع پر ایک تقریر مسجد شہداء میں عصر تا مغرب اور پھر مغرب تا عشاء ہوئی - ۳۱ کو پھر ایک درس اسٹاف کالج میں ہوا اور سیرت النبیؐ پر ایک تقریر جامع مسجد جی - او - آر ۳ میں مغرب اور عشاء کے مابین ہوئی - یکم جنوری ۸۲ء کو جمعہ تھا - چنانچہ حسبِ معمول خطبہ و خطابِ جمعہ مسجد دارالسلام میں ہوا، اور درس قرآن بعد نماز مغرب 'جامع القرآن' قرآن اکیڈمی میں - جہاں ایک عقدِ نکاح کے ضمن میں بھی کسی قدر مفصل خطاب ہوا، ۲ جنوری کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جانا ہوا - جہاں عصر تا مغرب تنظیم اسلامی کے دفتر واقع ۱۱ داؤد منزل، شارع لیاقت میں رفقائے تنظیمِ اسلامی کراچی کے ایک اجتماع میں شرکت ہوئی اور بعد نماز عشاء کے ڈی اے سکیم ۱ میں واقع جناب محمد فاروق صاحب کے مکان پر اعلیٰ سطح کے کاروباری حضرات اور سرکاری افسروں کے ایک بڑے اجتماع میں 'حقیقتِ ایمان' کے موضوع پر تقریر ہوئی - ۳ جنوری کو ایک تقریر بوقت دوپہر بیپا (NIPA) کراچی میں ہوئی پھر ایک تقریر مغرب تا عشاء سیرت النبیؐ پر خالقدینا ہال، بندر روڈ میں ہوئی — وہاں سے بھاگم بھاگ

ناظم آباد مٹ پہنچنا ہوا جہاں عشاء کا وقت خاص طور پر مؤخر کر دیا گیا تھا - چنانچہ بعد نمازِ عشاء وہاں درسِ قرآن کی محفل ہوئی - ۴ر جنوری کو سبِ روزِ گذشتہ ایک تقریر مغرب اور عشاء کے مابین پاکستان سُنّی کونسل کے زیرِ اہتمام خالقدینا ہال میں ہوئی اور دوسری یوم فاروق اعظمؓ آرگنائزنگ کمیٹی کے زیرِ اہتمام رات کے گیارہ سے بارہ بجے تک میدان جامع مسجد فاروق اعظمؓ ناریخ ناظم آباد میں منعقدہ ایک جلسۂ سیرت النبیؐ میں —— ۵ر جنوری کا دن غالباً سخت ترین تھا - چنانچہ ایک تقریر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی میں واقع جناب کیپٹن عبدالکریم صاحب کے مکان پر قبل از ظہر ہوئی - (اس میں بھی کراچی کی "ٹاپ جنٹری" کے کثیر التعداد حضرات شریک تھے) پھر دو تقریریں، ایک بعد نماز مغرب اور دوسری بعد نماز عشاء خالقدینا ہال میں ہوئی —— اور پھر ایک تقریر رات کے بارہ سے ایک بجے تک ایبی سینیا لائن میں منعقدہ جلسہ سیرت النبیؐ میں ہوئی - ۶ر جنوری کو راقم کے ایم بی بی ایس کے کلاس فیلو اور فی الوقت ایسوسی ایٹ پروفیسر نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیو ویسکلر ڈیزیزز، کراچی کی تالیفِ لطیف "قلب" کی تقریبِ رونمائی تھی - اس میں شرکت بھی ہوئی اور مختصر خطاب بھی ہوا - سہ پہر کو ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری کے ہیڈ آفس کے ملازمین کے زیرِ اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ میں تقریر ہوئی اور رات کو لاہور واپسی ہو گئی -

جمعرات ۷ر جنوری کو ذرا دم لے کر جمعہ ۸ سے پھر چکی کے دونوں پاٹ اُسی تیز رفتاری سے چلنے شروع ہو گئے - مسجد دارالسلام میں خطابِ جمعہ "احکام ستر وحجاب" پر ہوا - وہیں نماز کے بعد برادرِ مکرم الطاف حسین صاحب کی بھتیجی کا عقدِ نکاح ہوا - جس میں حسبِ معمول "خطبہ" دیا - رات کو جامع القرآن، قرآن اکیڈمی میں "ختمِ نبوت" کے عنوان سے تقریر ہوئی جو غالباً سوا دو گھنٹے جاری رہی - ۹ر جنوری کو علی الصبح مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مجلس منتظمہ کا اجلاس تھا - اُس کے فوراً بعد ملتان روڈ پر واقع اعوان کالونی میں ایک جامع مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت تھی اور وہاں بھی لامحالہ مختصر خطاب کرنا پڑا - ۳ بجے سہ پہر پاکستان ائر فورس کے چھوٹے طیارے "مشتاق" کے ذریعے (جس میں پائلٹ کے علاوہ صرف ایک

سیٹ زیر تربیت ہوا باز کے لئے ہوتی ہے !) شورکوٹ کے قریب واقع رفیقی ایربیس جانا ہوا۔ جہاں مغرب کے بعد مفصّل خطاب ہوا۔ ۱۰ر جنوری کو اسی طیارے میں شورکوٹ سے اسلام آباد جانا ہوا۔ جہاں تیسرے پہر حکومت پاکستان کی وزارت امور مذہبی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی نیشنل سیرت کانفرنس میں اپنا مقالہ بعنوان "اخلاقیات کے میدان میں نبی اکرمؐ کی اتمامی وتکمیلی شان کا اعلیٰ مظہر عدل واعتدال" پڑھا (یہ مقالہ بھی میثاق کے زیر نظر شمارے میں شامل کیا گیا ہے)۔ پھر بعد نماز مغرب ایک مفصّل تقریر سیرتُ النبیؐ کے موضوع پر جامع مسجد عثمانیہ، صدر، راولپنڈی میں ہوئی۔

۱۱ر جنوری سے وفاقی کونسل عرف مجلس شوریٰ کا اجلاس شروع ہوگیا۔ یہ اجلاس ابتداءً ۱۱ تا ۱۶ر جنوری کے لئے بلایا گیا تھا۔ جمعہ ۱۵ر جنوری کو صرف شام کا اجلاس رکھا گیا تھا۔ راقم نے اس سے رخصت کی درخواست دائر کردی تاکہ جمعہ کے لئے لاہور آنا ہوسکے۔ الحمد للہ کہ بعد میں جمعہ کو اجلاس کے مکمل ناغے کا اعلان کر دیا گیا۔ اس طرح کونسل کا اجلاس ۱۱ تا ۱۴ر جاری رہا۔ ان ایّام کے دوران بھی اپنے "اصل کام" کی چکی پورے زور شور سے چلتی رہی۔ چنانچہ گیارہ اور بارہ جنوری کو بعد نماز مغرب کمیونٹی سنٹر اسلام آباد میں درس قرآن کی نشستیں حسب پروگرام ہوئیں جن میں سورۂ حجرات کا از ابتداء تا آیت ۱۴ درس ہوا۔ اور ۱۳ر جنوری کو بعد نماز عشاء نوکلّی مسجد، نزد چوک فوّارہ، راولپنڈی میں "نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلّق کی بنیادیں" کے موضوع پر مفصّل خطاب ہوا۔ جس میں اہالیان راولپنڈی نے اسی جوش وخروش سے شرکت کی جس کا ذکر گزشتہ شمارے میں ہوچکا ہے۔ ۱۴ر کو مجلس شوریٰ کے دن کے اجلاس میں شرکت کرکے رات کو بذریعہ کار لاہور آنا ہوا۔ جمعہ ۱۵ر جنوری کو مسجد دارالسّلام میں مجلس شوریٰ میں شرکت کے موضوع پر خطاب ہوا جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے اور بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن میں "رفع ونزول مسیحؑ" کے عنوان سے تقریر ہوئی۔ اور راتوں رات پھر اسلام آباد واپسی ہوگئی۔ ۱۶ر جنوری کو دن میں شوریٰ میں شرکت رہی اور بعد نماز مغرب

اسلام آباد کے زیرو پوائنٹ کے قریب نو تعمیر شدہ ADBP کی بارہ منزلہ عمارت کے آڈیٹوریم میں حکومتِ پاکستان کے پلاننگ کمیشن کے شعبۂ شماریات کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسۂ سیرت النبیؐ سے خطاب ہوا۔ شوریٰ کا اجلاس ۱۶ر کو ختم ہو جانا تھا؛ چنانچہ ۱۷ر اور ۱۸ر دو دن لاہور ٹیلی ویژن سنٹر پر "الہُدیٰ" کی مزید ریکارڈنگ کے لئے طے کر لئے تھے۔ لیکن وہاں شوریٰ کا اجلاس ایک دن کے لئے مزید بڑھا دیا گیا۔ میں اس سے رخصت لے کر بھی چلا آتا لیکن سوءِ اتفاق سے ۱۷ر کی صبح میرے خلاف پیش شدہ تحریک استحقاق، پر بحث طے پا گئی۔ بادلِ ناخواستہ رکنا پڑا۔ البتہ ۱۷ر کی صبح حکومتِ پاکستان کی فارن سروسز اکیڈمی میں زیرِ تربیت حضرات کے اجتماع سے "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر مفصل خطاب ہو گیا جسے راولپنڈی سے شائع ہونے والے انگریزی روزنامے "مسلم" نے نہایت تفصیل سے شائع کیا۔ "تحریک استحقاق" کے بارے میں عرض کیا ہی جا چکا ہے کہ "بخیر گذشت!" بہرحال ۱۷ر کی شام کو لاہور واپسی ہو گئی۔ اور الحمد للہ کہ ۱۸ر کو "الہُدیٰ" کے تین پروگرام ریکارڈ ہو گئے۔

؎ "ملکِ خدا تنگ نیست" اور "پائے مرا لنگ نیست!"

کے مصداق ۱۹ر کو پھر سفر شروع ہو گیا۔ اولاً لاہور سے ملتان بذریعہ پی آئی اے پھر وہاں سے بہاولپور بذریعہ کار جانا ہوا۔ جہاں "تنظیم سیاسی پاکستان" کے زیر اہتمام اور سابقہ امیر بہاولپور اور حالیہ وزیر امورِ مذہبی، حکومت پاکستان کے زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ سے خطاب ہوا۔ یہ عصر تا مغرب بھی ہوا اور پھر مغرب تا عشاء بھی۔ وہاں سے نصف شب کے وقت تیزگام سے سوار ہو کر ۲۰ر کی صبح حیدرآباد پہنچنا ہوا۔ جہاں محترم و مکرم جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب حال مقیم پیرس کی ایک ہی دن میں دو تقریریں سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک قبل از دوپہر سندھ یونیورسٹی جام شورو سے ملحق "انسٹی ٹیوٹ آف سندھالوجی" کے آڈیٹوریم میں اور دوسری بعد مغرب مولانا وصی مظہر ندوی میئر آف حیدرآباد کے زیر صدارت کارپوریشن ہال میں۔ بعد نماز عشاء جناب صلاح الدین صاحب کے زیرِ اہتمام ایک شاندار جلسۂ سیرت النبیؐ حیدرآباد شہر کے قلب تلک چاڑی میں ہوا۔ جس میں بعض دوسرے

مقررّین کے ہمراہ راقم نے بھی مفصل تقریر کی - اگلے روز یعنی ۱۲ جنوری کو تو واقعہ یہ ہے کہ حد ہو گئی - اور محترم و مکرم مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب نے نہ صرف یہ کہ اپنے بزرگانہ اختیارات کا بھرپور استعمال فرمایا بلکہ غالباً اگلے پچھلے سارے حساب چکوا لئے - ان سے طے تو صرف اس قدر تھا کہ ایک جلسہ سیرت سے رات کو خطاب ہو گا - اور سہ پہر میں ان کے مدرسے (جامعہ اسلامیہ) کے طلبہ کا ایک جلسہ ہو گا جس میں تقاریر طلبہ ہی کریں گے میں صرف شرکت ہو گی - لیکن ہوا یہ کہ بعد عصر تو ایک جلسہ حیدر آباد یونیورسٹی کے اولڈ کیمپس کے ہال میں ان ہی کی اجازت سے "داسس" نامی ایک سندھی ادبی و ثقافتی انجمن کے تحت مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی کی صدارت میں ہوا - جس میں حاضرین کا ذوق و شوق دیکھ کر راقم نے خود ہی کھلے دل سے تقریر کی - مغرب کے بعد مولانا نے اپنے مدرسے میں جلسے کا اہتمام کیا تھا - وہاں بھی شرکاء کی کثرتِ تعداد اور پڑھے لکھے لوگوں کا ایک بڑا اجتماع دیکھ کر تقریر پر خود ہی انشراحِ صدر ہوتا چلا گیا - اُس سے فراغت ہوئی تو معلوم ہوا کہ گلا بالکل بیٹھ چکا ہے اور آواز بمشکل نکل رہی ہے - اور ابھی اُس روز کا اصل جلسہ باقی ہے ! بہرحال جیسے تیسے اصلاً اللہ کی تائید و توفیق کی اُمید کے سہارے اور کسی قدر ادویات سے مدد حاصل کر کے کمرِ ہمت کس کر لطیف آباد کے لئے روانگی ہوئی وہاں پہنچ کر جو دیکھا تو فی الواقع "جشن" کا سماں تھا - وسیع و عریض پنڈال جس کے آخر تک نگاہ بمشکل پہنچ رہی تھی - روشنیوں کا سیلاب "پرچم کشائی کی تقریب"، زرق برق ماحول اور "فرزندانِ توحید کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر"، اور اس پورے جشن کا واحد مقرر صرف یہ خاکسار !! ایسے میں تو اگر جان ہونٹوں پر ہوتی تب بھی "احقاقِ حق" اور "ابطالِ باطل" کے لئے اللہ سے ذرا سی مہلت مانگ کر بھی تقریر کی کوشش ضرور کرتا - چنانچہ موضوع وہ لیا جو بظاہر اس قسم کی تقریب کے لئے بالکل "نامناسب" بلکہ "متضاد" تھا - یعنی وہی "نبی اکرمؐ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" ---- اور بحمد اللہ دو گھنٹے سے زاید تقریر ہوئی اور احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا حق ادا ہو گیا اور پورے مجمع سے کسی اختلافی صدا کا اٹھنا تو درکنار کسی جانب سے کسی لب جنبی تک کا ظہور نہ ہوا -

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذوالفضل العظیم !

جمعہ ۲۲ جنوری کو علی الصبح بذریعہ کار حیدر آباد سے کراچی آنا ہوا - جہاں پی ٹی آئی کے جناب عبدالصمد صاحب کی دعوت پر جامع مسجد عظمیٰ میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور قبل از نماز سیرت النبیؐ کے موضوع پر خطاب ہوا - وہاں بھی حاضری ہر حساب سے بالا تھی اس لئے کہ وہ مسجد آبادی کے بیچ میں واقع ہے اور اس تک جانے کے لئے نہایت ایچ پیچ راستوں سے گذرنا پڑتا ہے ! رات کو بعد نماز مغرب جامع مسجد قدوسی، ناظم آباد بلاک ۱ میں درس قرآن کی نشست ہوئی - جہاں سورۂ حجرات کی آیات ۱۱ و ۱۲ کا درس ہوا - اس میں بھی لوگوں نے نہایت کثیر تعداد میں شرکت کی - ہفتہ ۲۳ جنوری کو قبل از دوپہر سندھ میڈیکل کالج میں خطاب ہوا - اور سہ پہر کو چیمبر آف کامرس کراچی میں - جس کے بارے میں متعدد لوگوں نے بتایا کہ چیمبر کے زیر اہتمام کسی جلسے میں آج تک اتنی حاضری نہیں ہوئی -- اسی رات کو پی آئی اے سے لاہور آنا ہوا لیکن صرف ایک رات کے لئے - ۲۴ کی شام کو پھر ملتان کے لئے شدِّرحال ہو گیا - جہاں مدرسہ تعلیم الابرار کے مولانا ابوالحسن قاسمی صاحب کے زیر اہتمام ملتان کارپوریشن کے جناح ہال میں جلسہ سیرت النبیؐ سے خطاب ہوا - جہاں ہال میں تو صدر جلسہ جناب میجر جنرل راجہ سروپ خاں صاحب ڈی ایم ایل اے کے بقول واقعۃً "تل دھرنے کو جگہ نہ تھی" اور ہال کی تنگ دامانی کے باعث بہت سے لوگوں کو نامراد واپس جانا پڑا - اسی رات کو بذریعہ شاہین ایکسپریس ملتان سے ڈہرکی جانا ہوا - جہاں EXXON کے عظیم الشان کھاد کے کارخانے میں ۲۵ جنوری کی شام کو ایک اجتماع خواتین میں شرکت ہوئی اور رات کو جلسۂ سیرت النبیؐ سے خطاب ہوا - اگلی صبح ڈہرکی سے بذریعہ کار سکھر جانا ہوا جہاں دن بعد نماز ظہر ایک لہاڑ جیمخانہ کلب میں ہوا جس میں خاصی تعداد میں شہر کے کاروباری حضرات اور ضلعی افسران شریک ہوئے - (ii) عصر تا مغرب ایک تقریر ریلوے ہائی اسکول میں ہوئی اور (iii) بعد نماز عشاء اللہ والی مسجد، بندر روڈ، میں سیرت النبیؐ پر تقریر ہوئی شرکاء کی تعداد اور ان کے ذوق و شوق کے باعث سوا دو گھنٹے سے بھی تجاوز کر گئی - چنانچہ

بھاگم بھاگ ہی روہڑی ریلوے سٹیشن پہنچا ہوا جہاں تیز گام پلیٹ فارم پہ گویا "منتظر" ملی جس سے ۲۷ جنوری دوپہر کے وقت لاہور واپسی ہوئی!

اور آج ۲۸ جنوری ۸۲ کو جب یہ سطور سپردِ قلم ہو رہی ہیں تو ذہن پہ ایک خوف کی سی کیفیت طاری ہے ——— کہ کل جمعہ ہے اور پرسوں پھر پشاور اور راولپنڈی و اسلام آباد کے لئے روانگی ہے - واپسی پر دو دن تنظیم اسلامی کی مرکزی مجلسِ مشاورت کا اجلاس جاری رہے گا - پھر جمعہ آئے گا اور اس کے بعد پھر آزاد کشمیر کے لئے رختِ سفر باندھنا ہو گا ——— الغرض ——— "چکر ہے مرے پاؤں میں زنجیر نہیں ہے!" ——— اور ادھر خدا گواہ ہے کہ حال یہ ہے کہ طبیعت تقاریر سے اکتا ہی نہیں گئی شدید بیزار ہو چکی ہے - مولانا امین احسن اصلاحی نے ایک بار بتایا تھا کہ اوائل عمر میں کسی دینی خدمت کے سلسلے میں انہیں کچھ عرصہ رنگون رہنا پڑا تھا تو وہاں روٹی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً مسلسل ڈبل روٹی کھانی پڑی نتیجۃً اس کے بعد ان کی طبیعت ڈبل روٹی کی جانب کبھی مائل نہ ہوئی - کچھ ایسا ہی حال اس وقت تقریروں کے باب میں راقم الحروف کا ہے ——— لیکن تقاضوں اور مطالبوں کا سلسلہ ہے کہ بڑھتا جا رہا ہے - اور التجا اور خوشامد کے علاوہ سفارشوں کا سلسلہ بھی چل نکلا ہے ——— گویا

ع "رَو میں ہے رخشِ عمر کہاں دیکھئے تھمے!
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں!!"

قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا • (القرآن) سُورۃ التحریم — بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے

حَاسِبُوا أَنفُسَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُحَاسَبُوا (الحدیث) — اپنا محاسبہ خود کرتے رہو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ • (الحدیث) — دُنیا میں یوں رہو گویا کہ تم پردیسی ہو یا کوئی راہ چلتا مسافر